بہشت

سنیہ شیخ

قسط 25

🔥🔥

آفس کا ماحول سنجیدہ تھا.....۔

حاشر فائل سامنے رکھے خاموشی سے بیٹھا تھا...۔

ملک ذیشان اس کی ڈگری ہاتھ میں لیے دیکھ رہا تھا۔

وہ دیکھ کم رہا تھا اور حیران زیادہ ہو رہا تھا ۔

"یہ... تمہاری ہے ؟"

اس نے حیرت سے پوچھا۔

"جی...۔"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

حاشر نے سادہ سے انداز میں جواب دیا۔

"Masters?"

وہ واقعی شاک میں تھا۔

"اور وہ بھی اتنی اچھی یونیورسٹی سے...!۔"

حاشر خاموش رہا۔

ملک ذیشان نے فائل بند کی...۔

URDU NOVELS MAG

پھر اسے غور سے دیکھا۔

"تم باڈی گارڈ کی نوکری کیوں کر رہے تھے؟"

"تم تو کسی بھی ملٹی نیشنل کمپنی میں بہت اچھی پوسٹ پر لگ سکتے تھے ؟

حاشر نے گہرا سانس لیا ۔

"ضروری تھا...۔"

وہ مختصر بولا ۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"کیوں ؟"

ملک ذیشان اب تک حیرت میں مبتلا تھا ۔

"شاہ میر کو ۔۔"

اس کے احسان بھی تو چکانے تھے مجھے ۔

اس کا جواب مختصر تھا... مگر وزن دار۔

ملک ذیشان چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔یہ لڑکا ہر بار اسے حیران کرتا تھا ۔

پھر اچانک اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

"Well... then I have a surprise for you..."

حاشر نے چونک کر اسے دیکھا۔

کیسا سرپرائز ؟

ملک ذیشان نے اس کی طرف ایک پیپر پھینکا اور مسکرا کر اس پیپر کو پڑھنے کا کہا ۔

"کمپنی نے تمہارا پروجیکٹ

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

approve

کر دیا ہے...۔اور وہ تمہیں۔۔

long term job offer

دے رہے ہیں...۔

حاشر کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔

اسے خوش ہونا چاہیئے یا تھا یا حیران ۔۔۔وہ اسی کشمکش میں تھا۔اس کی محنت اتنی جلدی رنگ لے آئے گی اسے یقین نہیں ہو رہا تھا ۔

"نہ صرف جاب....۔"

ملک ذیشان نے بات مزید جان بوجھ کر ۔۔۔ لمبی کھینچی ۔۔

"رہائش بھی دیں گے....۔"

اور رہائش کے لیے تمہارے پاس چوائس بھی ہوگی تم پاکستان میں بھی کام کر سکتے ہو اور چاہو تو باہر کے بہت سے ممالک میں ان کی برانچز ہیں تم وہاں کا بھی انتخاب کر سکتے ہو ۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

حاشر کا دل تیزی سے دھڑکا۔

"کون کون سے ملک شامل ہیں ؟"

حاشر کا سوال بے اختیار تھا ۔

ملک ذیشان کو اسی سوال کا تو انتظار تھا ۔

وہ مسکراتے ہوئے ایک اور پیپر اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولا ۔

"تمہاری سوچ سے بھی زیادہ زبردست سرپرائز ہے۔۔۔"

URDU NOVELS MAG

حاشر بغور دونوں پیپرز کو اچھی طرح پڑھ رہا تھا ۔

چند لمحے حاشر کو جیسے یقین ہی نہ آیا۔

پھر اس نے آہستہ سے گردن اٹھائی اور بے یقینی سے ملک ذیشان کی طرف دیکھا گویا

اسے تصدیق چاہیئے تھی ۔۔۔

کیا ۔۔یہ سچ ہے ؟؟میں ۔۔۔۔جرمنی جا سکتا ہوں ؟؟

اس کی شہد رنگ آنکھیں مسرت سے مسکرائیں ۔۔ان آنکھوں میں کسی کا عکس جھلکا

تھا ۔۔۔۔اور اس کی

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

آواز میں خوشی کے سارے رنگ تھے جو ملک ذیشان محسوس کر چکے تھے ---

"ہاں حاشر تم جا سکتے ہو ---"

حاشر کے چہرے کے ڈیمپل ملک ذیشان نے تین منٹ میں چار بار دیکھے تھے ورنہ وہ شاذ و ناظر ہی مسکراتا تھا ۔

"Thank you..."

میں ---میں کیسے آپ کا شکریہ ادا کروں --آپ نے میری رہنمائی کی میں اس کے لئے مشکور ہوں --

URDU NOVELS MAG

حاشر بے اختیار ہی اپنی چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا تھا ۔ملک ذیشان اس کی حالت سے لطف اندوز ہوئے ۔

ارے مجھے نہیں...--اللہ کا شکریہ ادا کرو جس نے تمہاری راہیں ہموار کر دیں ورنہ اتنی جلدی کامیابی وہ بھی اس کمپنی میں مل جائے یہ ایک انہونی ہی ہے

---خیر---!!!!۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

تمہاری کامیابی کی مجھے بہت خوشی ہے حاشر اس لیے کہ تمہاری کامیابی میری بیٹی کی کامیابی ہے اور میں دل سے چاہتا ہوں کہ تم زندگی کے ہر قدم پر کامیاب رہو تاکہ میری بیٹی کو خوش رکھ سکو۔۔۔

ملک ذیشان نے سنجیدگی اپناتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بیٹی کو خوش رکھنا میرے لئے دنیا کے کسی بھی ضروری کام سے زیادہ ضروری ہے"۔

اس کے لہجے میں استحقاق تھا جو ملک ذیشان کو پرسکون کر گیا۔۔

تو ٹھیک ہے حاشر تیاری کرو ہم انشاء سے ملنے جا رہے ہیں۔۔

اس کی بات پر ایک بار پھر چہرے کا ڈمپل نمودار ہوا تھا۔۔۔ملک زیشان نے دل میں اعتراف کیا بلاشبہ وہ ایک جاذب نظر اور دلکش مرد تھا جو کسی کو بھی اپنا اسیر با آسانی کر سکتا تھا۔

حاشر کے دل میں اُس لمحے ایک روشنی اتر آئی تھی... جیسے کسی تاریک رات میں اچانک چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اُبھر آئے۔ انشاء سے ملنے کی خبر اُس کے وجود میں یوں پھیل گئی جیسے خشک زمین پر پہلی بارش کی خوشبو۔ اُس نے آہستہ سے آنکھیں بند

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

کیں، ہونٹوں پر ایک بے اختیار مسکراہٹ آئی اور دل نے دھڑکتے ہوئے خود سے ایک عہد باندھا... "میں آپ کو کسی قیمتی امانت کی طرح سنبھال کر رکھوں گا... آپ کی ہر مسکراہٹ میری ذمہ داری ہوگی... آپ کی آنکھوں میں کبھی اداسی نہیں آنے دوں گا..." حاشر نے اپنے ہاتھ مٹھی میں بھیچے، جیسے وہ اُس لمحے کو قید کر لینا چاہتا ہو۔

انشاء جیسے دعا کا پہلا لفظ، جیسے یقین کی آخری منزل۔ وہ صرف ایک لڑکی نہیں تھی، وہ اُس کے خوابوں کی تعبیر، اُس کی تھکی ہوئی روح کا سکون

وہ اُس کی محنت، اُس کی جیت ہے۔ اور آج... وہ جیت اُس کے قریب آ رہی تھی۔

دوسری طرف انشاء کی حالت راستے سے بھٹکے اس مسافر کی طرح تھی جو راستہ تو جانتا ہو مگر اس راستے پر قدم رکھتے ہوئے ڈرتا ہو۔۔

انشا یونیورسٹی کے وسیع لان میں ایک پرانے لِنڈَن (Linden)

کے درخت کے نیچے بیٹھی تھی وہی درخت جو جرمنی کی سرزمین کی پہچان ہیں، جن کے باریک، خوشبودار پھول ہوا کے ساتھ چپکے چپکے جھڑتے ہیں، جیسے کسی خاموش دعا کے ٹوٹے ہوئے لفظ زمین پر بکھر رہے ہوں۔

شام اداس تھی... بہت اداس۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

آسمان نے اپنے رنگوں کو سمیٹ کر کسی گمشدہ خیال کی طرح دھندلا لیا تھا، اور سورج، جیسے کسی بے وفا کی طرح، بنا کچھ کہے رخصت ہو رہا تھا۔

ہوا ہلکی تھی مگر اس میں ایک عجیب سی ویرانی بسی ہوئی تھی۔ لِنڈَن کے ننھے زرد مائل پھول انشا کے گرد یوں گر رہے تھے جیسے وقت اس کے گرد ٹھہر کر آہستہ آہستہ بکھر رہا ہو۔ کچھ پھول اس کے دوپٹے میں الجھ جاتے، کچھ اس کے بالوں میں ٹھہر جاتے اور کچھ اس کی گود میں آ کر جیسے خاموشی سے اس کا دکھ سننے لگتے۔

وہ سر جھکائے بیٹھی تھی....

آنکھیں کہیں دور کھوئی ہوئی، جیسے کسی ایسے راستے کو دیکھ رہی ہوں جو کبھی اس کا تھا ہی نہیں۔

اس کی کیفیت عجیب تھی۔

وہ کسی اداس شام کی بھٹکی ہوئی اپسرہ لگ رہی تھی، جسے عشق کا روگ لگ جائے اور پھر وہ نہ زمین کی رہے نہ آسمان کی....

دل کے اندر کہیں ایک نام تھا، جو ہر سانس کے ساتھ ابھرتا اور پھر ڈوب جاتا۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

وہ نام کسی نامحرم کا تھا ... جو دعا بھی تھا اور عذاب بھی۔

ہوا نے ذرا تیزی پکڑی تو درخت نے جیسے اس کے سر پر جھک کر تسلی دی، اور پھولوں کی ایک اور بارش اس پر برس گئی۔

انشا نے آہستگی سے آنکھیں بند کر لیں...۔

"کاش... محبت بھی ان پھولوں جیسی ہوتی،۔"

اس کے لبوں سے ایک ٹوٹی ہوئی سرگوشی نکلی،

"خوشبو دے کر... خاموشی سے بکھر جانے والی...۔"

ایک آنسو اس کے گال پر ڈھلک آیا۔

اور وہ وہیں بیٹھی رہی...۔

وقت سے کٹی ہوئی، خود سے بچھڑی ہوئی۔

ایک ایسی کہانی بن کر۔

جسے کوئی سننے والا نہیں تھا---

ہجر یار کے غم میں ڈوبی وہ وصال یار کی امیدیں بنتی خود سے جنگ لڑ رہی تھی ----

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

کیوں ہجر کے شکوے کرتا ہے

کیوں درد کے رونے روتا ہے۔

اب عشق کیا تو صبر بھی کر

اس میں تو یہی کچھ ہوتا ہے---

انشاء نے ایک آہ بھری تھی ---کاش کہ یہ عشق نہ ہو ---میرے ربا یہ عشق تو سولی پر ٹنگا دیتا ہے انسان کو مجنوں بنا دیتا ہے --- عشق کا ڈسا ہوا انسان اپنی ذات بھول جاتا ہے ---یاد رہتا ہے تو بس ---"محبوب"-----

دل مضطرب کوئی اسم ہو

جسے پڑھ کے کم ہو ملالِ جاں جسے پھونک کر یہ اداسیاں ذرا کم لگیں۔

وہ فشارِ رنج ہے روح میں کہ فضائیں سبز قدم لگیں ۔میں ہنسوں تو سارے جہان کو مری ہنستی آنکھیں بھی نم لگیں۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

دلِ مضطرب کوئی چارہ گر جو اسیرِ غم کی دوا کرے ہو ذرا سکون خدا کرے جو تھمی

تھمی سی ہیں دھڑکنیں انہیں اب نہ کوئی ملال ہو دھرے سر یوں سینے پہ چارہ گر کہ

یہ سانس پھر سے بحال ہو

دلِ مضطرب مرے آسماں سے یہ تیرگی نہیں ہٹ رہی کوئی گرد سی ہے ملال کی نہ وہ

گھٹ رہی ہے نہ چھٹ رہی۔

دلِ مضطرب کوئی نقش ہو جو بصارتوں میں کشید ہو غمِ زندگی سے کہو کہ اب مجھے

خوشبوؤں کی نوید ہو

کوئی چاند چہرہ دکھائی دے تو اداس شخص کی عید ہو دلِ مضطرب کوئی اسم ہو۔۔۔

URDU NOVELS MAG

🔥🔥

رات کے سناٹے میں موبائل کی اسکرین بار بار جل بجھ رہی تھی…۔

موبائل کی سکرین پر نام چمک رہا تھا

"Azlan Calling..."

حارث نے ایک نظر ڈالی… ہونٹ سکیڑے… اور فون کو الٹا کر کے رکھ دیا۔۔۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

وہ ازلان کا نام بھی نہیں سننا چاہتا تھا ---ایک تو چوری اپر سے سینہ زوری ---اسے ناراض ہوئے پورے چار دن ،بارہ گھنٹے بیس منٹ اور سولا سیکنڈز ہو چکے تھے مگر مجال ہے جو ازلان نے ایک بھی کال کی ہو -

نہیں اٹھاؤں گا تیری کال ---جو مرضی ہو جائے ---

حارث نے موبائل کو گھورتے ہوئے دانت پیسے-

نہیں اٹھاؤں گا فون --

وہ غصے سے دھاڑا ---

اس کی آواز پر کچن میں چائے بناتی ہوئی حورین نے اسے پلٹ کر دیکھا ---

"اللہ نے یہی نمونہ میرا شوہر بنانا تھا --"

وہ بے دردی سے چائے کپوں میں انڈیلتی اچھی خاصی چائے گرا چکی تھی ---

"اف --اف --- یہ کیا ہوا ؟"

اس نے جلدی سے کپ سیدھے کیے مگر تب تک چائے کا چھوٹا سا تالاب بن چکا تھا-

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

جب سے یہ جن میری زندگی آیا ہے تب سے میری زندگی بھی اس چائے کے تالاب کی طرح ہو گئی ہے --

وہ بے بسی سے بڑبڑاتی ہوئی چائے کے اس تالاب کو صاف کرنے لگی ---

وہ حارث کی طبیعت سے اب اچھی طرح واقف تھی اسے گندگی پسند نہیں تھی وہ اس کا لیکچر سننے کے موڈ میں نہیں تھی شرافت سے سارا گند صاف کیا اور چائے کی ٹرے اٹھاتی حارث کی طرف پلٹی ۔

حور نے چائے کا کپ اس کے سامنے ٹیبل پر رکھا ---

حارث ابھی بھی اپنے غصے کے قلعے میں بیٹھا تھا۔

"میں بھی دیکھتا ہوں... کون پہلے جھکتا ہے...! دوستی اپنی جگہ، عزتِ نفس اپنی جگہ!۔"۔

اس نے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے ایک سپ بھرا --

"تمہیں کولڈ ٹی بنانے کو کس نے کہا تھا؟"

وہ اس بدشکل بے ذائقہ چائے کا کپ آگے کرتا ہوا بولا ۔

URDU NOVELS MAG

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

میں نے چائے گرم ہی بنائی تھی تمہارا دماغ اتنا گرم ہے کہ چائے بھی ٹھنڈی محسوس ہو رہی ہے ۔

وہ کندھے اچکائے لاپرواہی سے بولی ۔۔

چھپکلی اپنا منہ بند کرو میرا موڈ بہت خراب ہے اس وقت ۔۔وہ اسے دھمکا رہا تھا جس کا مقابل پر بڑا گہرا اثر ہوا ۔۔

مسٹر تمہارا موڈ نہیں منہ خراب ہے موڈ تو میرا خراب ہوتا ہے جب تم اپنے اس منہ سے مجھ پر رعب جھاڑتے ہو ۔۔۔

اس کی دی ہوئی دھمکی کی ٹھیک ٹھاک تذلیل ہوئی ۔۔

بہت پر نکل آئیں ہیں تمہارے دو منٹ نہیں لگیں گے دماغ کی سیٹنگ بدلنے میں ۔۔۔پتا نہیں کیسی گندی چائے بنائی ہے الٹی ہو رہی ہے مجھے اس سے بہتر تو میں خود بنا لیتا ۔۔۔

وہ چائے کا کپ ٹیبل پر پٹختے حور کو باتیں سناتا کچن کی طرف دوبارہ چائے بنانے کے لئے بڑھا ۔۔۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

حور نے اسے پیچھے سے منہ چڑاتے ہوئے چائے کا کپ لبوں سے لگایا۔

ایں۔۔یو۔۔۔۔یہ چائے کو کیا ہوا آج ؟؟ کیسا ذائقہ ہے۔۔۔۔چھی۔۔۔

وہ خود اپنی ہی بنائی ہوئی چائے تھوک چکی تو جو واقعی پینے کے قابل نہیں تھی۔۔

حور دبے پاؤں کچن کی طرف بڑھی۔۔۔

حارث بڑی مہارت سے چائے کو پتیلی میں پھینٹ رہا تھا۔

چائے کی رنگت اور خوشبو بتا رہی تھی کہ وہ بہت مزے کی ہے۔

URDU NOVELS MAG

حور کاونٹر کے پاس کھڑی حارث کے تھوڑا قریب کھڑی ہوئی۔

"اے۔۔چھپکلی۔۔دور رہو مجھ سے۔۔"

حارث نے بھنوئیں اچکائیں۔۔۔

"کیوں ؟؟؟؟کیوں ہٹوں۔۔۔بیوی ہوں تمہاری اور یہ چائے مجھے بھی پینی ہے۔۔"۔

وہ مزید قریب کھسک رہی تھی۔

حارث کے گلے میں ایک گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

حور کی اتنی نزدیکی اور صنف نازک کے بدن کی مہک اسے جھنجھلانے پر مجبور کر رہی تھی

"تم نے سنا نہیں --دور ہو کر کھڑی ہو --"

وہ بلند آواز میں بولا ---

"کیا تکلیف ہے کاٹ تھوڑی رہی ہوں تمہیں جو یوں باولے ہو رہے ہو -میں تو بس چائے کا کلر دیکھ رہی ہوں اور یہاں موصوف کی خوش فہمیاں ہی نہیں ختم ہو رہیں ---"-

حور نے بات کرتے کرتے غیر محسوس طریقے سے چائے کا ڈول حارث کے ہاتھ سے اپنے ہاتھوں میں منتقل کیا --وہ اس جو اپنی بیوی کی اتنی نزدیکی پر شل کھڑا تھا اسے اندازہ بھی نہ تھا کہ حور اس کے ساتھ کیا واردات کرنے والی ہے ---

"دیکھو -- تمہارا اس طرح --- ق ---ق --قریب آنا ---مطلب قریب کھڑے ہونا کچھ عجیب ہے ---"-

حارث نے بے ربط جملے جوڑتے ہوئے خود کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کی اور تھوڑا سا پیچھے ہٹا-

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

حورین نے بھنویں اٹھائیں... ہونٹوں پر ہلکی سی شرارتی مسکراہٹ ابھری۔

"اب اتنا چھوٹا سا کچن ہے بندے سے بندہ تو ٹکرائے گا---یا تو کچن بڑا کر لو----یا پھر اپنا دل حارث خان----

وہ ایک ادا سے اس کا نام پکارتی اس کی حالت سے محفوظ ہوتی اپنے عزائم میں کامیاب ہو رہی تھی---

حارث کی بولتی اس وقت بند ہوئی جب حور نے چولہے کو ٹیک اوور کیا اور حارث کے بلکل آگے آن کھڑی ہوئی---اب دونوں کے درمیان صرف چند انچ کا فاصلہ تھا...-

حارث ادھ کھلا منہ لئے---اس کے بالوں سے اُٹھتی مہک کو خود کے اندر سمیٹ رہا تھا۔حلال نشہ جو تھا کیسے نہ چڑھتا---بے اختیار اس کا دل چاہا وہ ان زلفوں کو چھو کر دیکھے--- وہ بے اختیار ایک لمحے کے لیے ساکت ہو گیا...-دل نے ایک عجیب سی ضد کی۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنی اس بے ساختہ خواہش کو حقیقت میں بدلتا۔

حورین نے جھٹکے سے چائے کا مگ اٹھایا... اور ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"چائے کے لیے شکریہ... خان!۔"

وہ زبان چڑاتے ہوئے پلٹی... اور دوڑتی ہوئی کمرے کی طرف نکل گئی۔

حارث کو چند سیکنڈ تک کچھ سمجھ ہی نہ آیا...۔

جیسے دماغ نے ابھی سین کو پروسیس کرنا شروع ہی کیا ہو...۔

پھر اچانک سمجھ آنے پر اس نے اپنا سر پیٹ لیا ۔۔

"اوئے ے ے!۔"

میسنی ،گھنی ،چالاک عورت -----

واپس آو ----- حورین --آج تمہاری قبر میرے ہاتھوں ضرور بنے گی ۔

وہ دندناتا ہوا دروازے کی طرف دوڑا مگر حور اسے لاک کر چکی تھی ۔۔

وہ دروازہ پیٹنے لگا،

"کھولو دروازہ... تمہاری تو----!۔"

اندر سے حورین کی ہنسی کی آواز آئی۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"کیا ہوا حارث خان؟ ایک لڑکی کے ہاتھوں بہک گئے --؟"

"تم باہر آؤ پہلے!" وہ دانت پیس کر بولا، "میں پھر بتاتا ہوں تمہیں بہکنا کسے کہتے ہیں -!"

"ہاں ہاں... ابھی دیکھا میں نے... دو انچ پیچھے ہٹ گئے تھے--ڈرپوک خان پہلی بار دیکھا ہے ویسے ---"۔

وہ مزید چھیڑتے ہوئے بولی۔

"دروازہ کھولو... ورنہ توڑ دوں گا!-"

"توڑ کر دکھاؤ..." اس نے چیلنج کیا۔

"چیلنج دے رہی ہو؟"

"ہاں!-"

اگلے ہی لمحے دروازہ زور سے کھلا---

وہ واقعی دروازہ توڑ چکا تھا---

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

حورین ایک دم پیچھے ہٹی...--اس کی آنکھوں میں حیرت تھی وہ اس قدر بات کا پکا تھا

کہ اپنے کمرے کا دروازہ ہی توڑ ڈالا ---

مگر اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی---

حارث نے اس کا راستہ روک لیا۔

"اب کہاں جاؤ گی...؟"

حورین نے ایک قدم پیچھے لیا---

حا--ح ---رث -- میرے ہاتھ میں چائے ہے دیکھو گر جائے گی ---

وہ اس سے خوفزدہ ہوتی اپنے قدم پیچھے لے رہی تھی ۔

"یہ کیا تھا ابھی؟!۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولا ---

"کیا --ک --کیا تھا ؟"

حور کی سہی منعوں میں جان فناہ ہوئی ---

"ابھی جو باہر کر کے آئی ہو وہ کیا تھا حورین خان --؟"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

وہ پوری قوت سے چلایا حور دیوار کے ساتھ جا لگی ---

"میں ---میں ---"

حور کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی ---

"کیا بکری کی طرح میں --میں کر رہی ہو --جواب دو ؟"

حارث اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتا اس کے فرار کے سارے راستے بند کر گیا --

حور نے تھوک نگلا--

آج کی واردات اس کے گلے پڑ گئی تھی --- بلکہ پورا حارث ہی اس کے گلے پڑ گیا تھا ---

دیکھو میری بات سنو یہ بس مذاق تھا دیکھو میرے ہاتھ میں مگ ویسے کا ویسا ہے میں نے ایک سپ بھی نہیں لیا -----

وہ وضاحت دیتی مگ آگے کر گئی جسے حارث نے سیدھا ہوتے ہوئے تھام لیا - حور نے شکر ادا کیا ---کم از کم وہ دور تو ہوا ---مگر یہ سکون زیادہ دیر قائم نہ رہ سکا-

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

حارث نے آہستگی سے چائے کی سپ بھری اور نظریں دوبارہ اس کی طرف گاڑھ دیں

"اب ---کیا ہے ---ہٹو ---مجھے باہر جانا ہے -"

وہ نظریں چراتی راستہ تلاش کرتی سائیڈ سے نکلنے کو تھی کہ حارث اپنی ٹانگ سے اسے روک چکا تھا --

حورین چونک کر رک گئی۔

"چلو ---بھگاو مجھے ---شاباش --جیسے کچن میں بھگایا"

وہ بنا پلک جھپکے بول رہا تھا ---

میں نے کہا ناں میں بس مذاق کر رہی تھی ---

وہ گھبرا کر بولی --حورین کے ہاتھ ہلکے سے کانپے۔

مگر میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں ----

حارث ایک قدم اور آگے بڑھا،۔

"حارث..." اس نے آہستہ سے پکارا، "راستہ دو...۔"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"نہیں دوں گا---"

"یہ بدتمیزی ہے --تم ---تم حد پار کر رہے ہو"

"تم سے ہی تو سیکھا ---حدوں کو پار کرنا--"

"وہ بس مذاق تھا --- سوری"

"نہیں وہ مذاق نہیں تھا --- میرا صبر آزما رہی تھیں تم"

"ہاں تو کیوں بھکے تم--؟"

"تو تم نے کیوں بھکایا مجھے؟"

"حارث خان اتنا کمزور نکلا ایک لڑکی سے ہار گیا"

"جس دن حارث خان ہار جائے گا وہ دن تمہارے لئے قیامت ہو گی ---ایک شریف مرد کو کبھی بھی اس طرح سے تنگ نہیں کرتے ورنہ-،----اس نے جان کر بات ادھوری چھوڑی -

فضول مت ہانکو ہٹو اب بہت ہوا ---

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

حور نے دوبارہ کوشش کی نکلنے کی مگر حارث نے اس بار اسے بازو سے پکڑا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں مگ تھمایا ----

"حور اتنا بغیرت نہیں ہوں میں کہ اپنی بیوی کو چیزوں کے لئے ترساؤں میں تمہیں صرف ان چیزوں کی قدر کروانا چاہتا ہوں ---- پاگل کا بچہ نہیں ہوں جو تمہیں اپنا کمرہ دے کر خود باہر چھوٹے سے صوفے پر سوتا ہوں --- بے رحم نہیں ہوں جو تم سے گھر کے کام کرواؤں میں تمہارے اندر رشتوں کی محبت اور احساس پیدا کرنا چاہتا ہوں --- میں نے ازلان کے کہنے پر شادی مجبوری میں کی ضرور ہے مگر میں اس شادی کو دل سے نبھا رہا ہوں -- یہ چھوٹی چھوٹی مکاریاں کر کے تم سمجھتی ہو کہ حارث خان سے جیت جاؤ گی تو سوچ ہے تمہاری --- ایسی جگہ لا کر ماروں گا کہ تم پھڑپھڑا بھی نہ سکو گی ---- خان کو سمجھنا ناممکن ہے سمجھیں --- یہ خان تب ہی ہارتا ہے جب خود خان کی ہارنے کی خواہش ہو ---

اور آئندہ مجھے بھکانے سے پہلے سو بار سوچنا --- یہ خان حق حلال کی چیزیں نہیں چھوڑتا --- بعد میں مت شکوہ کرنا کہ بتایا ہی نہیں ---

حورین کے گالوں پر ہلکی سی لالی دوڑ گئی....

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

غصہ تھا؟ شرمندگی تھی؟ یا کچھ اور... وہ خود بھی نہ سمجھ سکی۔

چلو شاباشاب یہ چائے پیو --- اتنی محنت کی تھی اس ایک چائے کے کپ کے لئے تو اب اسے اچھے سے انجوائے کرو ----

وہ مگ اس کے ہونٹوں سے لگا گیا

وہ جواب دینا چاہتی تھی... مگر الفاظ جیسے ساتھ چھوڑ گئے۔

حورین نے فوراً پیچھے ہٹنے کی کوشش کی

"میں خود پی لوں گی"

"نہیں..." اس نے نرم مگر ضدی لہجے میں کہا

"اب تو میں ہی پلاؤں گا..."

وہ ایک لمحے کو ساکت رہ گئی۔

تم عورتیں واقعی فتنہ ہو --- مردوں سے نا جانے کیا کیا کروا لیتی ہو ---- مگر بی بی میں ذرا تھوڑا الٹے دماغ کا ہوں --- میں اپنی انگلیوں پر نچانا جانتا ہوں ---- اور کیا کہا تھا تم نے جب سے تمہاری زندگی میں آیا ہوں کچھ اچھا نہیں ہوا ؟ --- سیریسلی ؟؟؟

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

تمہاری زندگی کی کتاب کا سب سے حسین صفحہ میں ہی ہوں جسے پڑھ کر تم تم نہیں رہو گی ---

چائے ختم کرو جلدی --

وہ درشتگی سے بولا -

حور ڈر کے مارے چائے حلق میں انڈیل چکی تھی ---

اس کے باپ کی توبہ جو دوبارہ اس جن کو چھیڑتی --

گڈ گرل ---وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتا ہوا پیچھے کو ہٹا اس نے اضطرابی کیفیت سے حارث کو دیکھا پھر کھل کر سانس لی ----

وہ کمرے سے جا چکا تھا -- حور نے اپنے ہاتھ میں پکڑے خالی مگ کو دیکھا ---

وہ اپنی جوٹھی چائے اسے پلا کر جا چکا تھا ---

حور نے بے اختیار منہ صاف کیا -- گندا ---

URDU NOVELS MAG

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

جنگلی ، جاہل ،بدتمیز ،گدھا ،اکھڑ ---سفاک انسان ---- وہ اسے کتنے ہی ناموں سے نوازتی ہوئی تھک ہار کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی --- حارث اس کا دماغ ٹھکانے لگا چکا تھا

🔥🔥

حارث کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ اس کا فون پوری آب و تاب سے چنگھاڑ رہا تھا

حارث نے آخر کو کال پک کر ہی لی ---

"بول کیوں مرا جا رہا ہے ؟ کیوں کیا فون ؟"

دوسری طرف ازلان نے تسلی بخش انداز میں سانس لی۔اس کا فون تو اٹھایا گیا ۔

"تیرے بغیر مر ہی رہا ہوں دوست"

ازلان نے مفاہمت سے کام لیتے قدرے شائستگی سے کہا ۔

"کام کی بات کر --"

حارث روکھے انداز میں بولا --

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"روٹھا یار منانا ہے یار --"

"ڈرامے مت کر ازلان"

"تیری قسم سچ بول رہا ہوں حارث"

"میری جھوٹی قسم مت کھا تیری بہن بھری جوانی میں بیوہ ہو جائے گی --"۔

کیا بکواس کر رہا ہے --- شکل اچھی نہ ہو تو انسان کو بات تو مہزب کر ہی لینی چاہیئے

ازلان نے برا سا منہ بنایا ۔

"الحمداللہ شکل بھی تجھ سے اچھی اور عقل بھی"

حارث نے بھی اس کا ادھار چکایا ---

"اچھا غصہ تھوک دے مان جا اب تو --"

ازلان نے پھر سے منانے کی کوشش کی --

"نہیں مانوں گا جب تک وہ بندریا وہاں ہے ۔"

حارث نے اپنا فیصلہ سنایا ۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

URDU NOVELS MAG

"وہ بندریا میری زندگی ہے ۔"

"نہیں وہ تیری زندگی سے کھیل رہی ہے"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا ---

ازلان اس کے لہجے پر خود کو روک رہا تھا مزید کچھ بولنے سے ۔

"وہ میرے دل کا درد کا حارث اور اس درد دل سے ازلان سکندر کو نجات نہیں چاہئے --"۔

URDU NOVELS MAG

"اچھا چھوڑ یہ سب دفع کر --- مان جا اب ---"

ازلان دوستانہ انداز میں بولا ۔

"اتنی آسانی سے نہیں مانوں گا"

"میں کب کہہ رہا ہوں آسانی سے مان جا...۔"

کیسے مناؤ گے ؟ کوئی نئی اسکیم آئی ہے کیا؟"

"کل صبح..." ازلان نے بات شروع کی، "میں خود آ رہا ہوں..."۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"ضرورت نہیں!" حارث فوراً بولا، "میرا گھر کوئی ریستوران نہیں جہاں جب دل کیا چلے آؤ!۔"

"یار سن تو لے..." ازلان ہنسا، "خالی ہاتھ نہیں آ رہا... ناشتہ ساتھ لاؤں گا۔"۔

حارث ایک لمحے کو رکا...۔

"کیا لاؤ گے؟"

"جو تُو کہے..." ازلان فوراً بولا، "پراٹھے، حلوہ، چائے... یا پھر صرف اپنی شکل لے آؤں؟"

"شکل تو بالکل مت لانا!" حارث نے فوراً کہا، "کھانے کا کچھ بندوبست کر لینا..."۔

ازلان ہنس پڑا۔

"سمجھ گیا... غصہ پیٹ کے راستے کم ہوتا ہے تمہارا۔"

"غلط!" حارث نے فوراً کہا، "میرا غصہ اصولوں پر ہے... کھانے پر نہیں۔"۔

"ہاں ہاں... ابھی بتا دینا کیا کھانا ہے، اصول بھی ساتھ پیک کر کے لے آؤں گا۔"۔

حارث کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی... مگر اس نے فوراً سنجیدہ چہرہ بنا لیا۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"میں ابھی بھی ناراض ہوں...۔"

ہاہاہا۔۔۔۔ازلان ہنسا۔۔

نہیں اب تو ناراض نہیں ہے تو مجھ سے ناراض ہو ہی نہیں سکتا۔۔

ازلان کی باتوں میں مان تھا۔۔محبت تھی۔۔۔وہ لمحے میں پگھل گیا۔۔۔۔

"بکواس بند کر!۔"

سچ بتا آئے گا کل یا بس مجھے منا رہا تھا؟

URDU NOVELS MAG

حارث اب نارمل ہو چکا تھا۔

ابا کو چھوڑ کر آنا مشکل ہے۔ دن بدن طبیعت بگڑ رہی ہے یار۔۔۔ کیسے اکیلا چھوڑ دوں

؟؟؟

ازلان نے سرد سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا سن"

"سنا"

"حور کیسی ہے؟"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

ازلان نے ذرا سنبھل کر پوچھا... جیسے جواب کا اندازہ بھی ہو... اور ڈر بھی۔

حارث نے ذرا گردن اکڑائی... ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ آئی۔۔کچھ دیر پہلے کا سین یاد آیا ۔

"بے ترتیب ، بدماغ، بدتہذیب،بونگی"

ازلان نے ہنسی دبانے کی کوشش کی۔

"اور؟"

"اور..." حارث نے گہری سانس لی،

"حد سے زیادہ بولنے والی... بلا کی ضدی... اور...۔"

وہ ایک لمحے کو رکا...۔

"ناقابلِ برداشت۔"

ازلان اس بار کھل کر ہنس ہی پڑا۔

"پھر تو تمہاری اچھی خاصی شامت آئی ہوئی ہے۔"

"آئی نہیں..." حارث نے فوراً کہا

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"لائی گئی ہے۔"

"اوہ ہو!" ازلان نے چھیڑا، "یعنی شادی پر پچھتاوا ہو رہا ہے؟"۔

حارث نے ایک لمحے کو خاموشی اختیار کی...۔

پھر آہستہ سے بولا

"پچھتاوا؟"

وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔

"تجھے لگتا ہے حارث خان فیصلوں پر پچھتاتا ہے "

ازلان کا قہقہ گونج اٹھا۔

"تم نہیں سدھرو گے!۔"

"اور تم بھی نہیں سمجھو گے..." حارث نے فوراً پلٹ کر کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ..." ازلان نے دلچسپی سے پوچھا

"تم دونوں لڑتے تو نہیں ہو؟"

URDU NOVELS MAG

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"نہیں --چھم چھم کھیلتے ہیں جیت میری ہی ہوتی ہے"

حارث نے بے ساختہ جواب دیا۔

"کمال ہے... یعنی تم ہر بار جیت جاتے ہو؟"

"کم از کم میں خود کو یہی یقین دلاتا ہوں...۔"

"مجھے تجھ پر بھروسہ ہے -----"

"کرنا بھی چاہئے ----تیرے گھر کے طوفان کو اپنے گھر لے آیا ہوں --"۔

اس نے ذرا فخر سے کہا۔

بدلے میں ازلان کا جاندار قہقہ گونجا ۔

دونوں کی ہنسی فون کے دونوں سروں پر پھیل گئی...۔

"دوستی... وہ رشتہ ہے جو خون سے نہیں، دل کی دھڑکنوں سے جڑتا ہے--وہ آپ کی ہنسی میں شامل ہوتا ہے، آپ کے دکھ کو اپنے حصے میں بانٹ لیتا ہے... اور آپ کی خاموشی کو بھی پڑھ لیتا ہے۔جہاں انا ہار جاتی ہے... اور "یار" جیت جاتا ہے۔"۔

🔥🔥

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

Canada ,Toronto.

خاور سکندر کو آئے چار دن ہو چکے تھے۔

گھر کا ماحول بظاہر نارمل تھا... مگر اندر ہی اندر ایک سرد جنگ جاری تھی۔

بہرام کے لیے الویرہ اور وجدان کے نکاح کی خبر کسی بم سے کم نہ تھی۔

اس نے بھرپور ردِ عمل دیا تھا... اور اب وہ خاور سے بات تک نہیں کر رہا تھا۔

خاور سکندر بھی اپنی جگہ خاموش مگر مضبوط کھڑے تھے۔

اسی کشمکش کے دوران ایک اور خبر آئی...۔

قراۃالعین کو اچانک ہسپتال سے فائر کر دیا گیا تھا۔

بہرام تیزی سے خاور کے کمرے کے اندر داخل ہوا۔

"ڈیڈ... یہ کیا ہو رہا ہے؟"

خاور نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیا ہوا؟"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"قراۃالعین کو فائر کر دیا گیا ہے!۔۔۔"

بہرام کی آواز میں واضح غصہ تھا۔

خاور چند لمحے خاموش رہے... جیسے بات کو سمجھ رہے ہوں۔

"کس نے کیا ہے یہ فیصلہ؟"

"ایڈمن نے... اور..." وہ رکا

..."کہا جا رہا ہے کہ آپ کی منظوری بھی شامل ہے...۔"

خاور کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"ہاں میری بھی منظوری تھی ۔۔۔تو پھر ؟؟؟"

"یہ ناممکن ہے... آپ نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا...۔"

بہرام نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔

ہسپتال میں یہ بات پھیل چکی ہے کہ وہ چوری میں ملوث تھی... اور اسے نکال دیا گیا..."۔

خاور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

URDU NOVELS MAG

"یہ فیصلہ فوراً روکا جائے گا...۔"

بہرام نے ایک قدم آگے بڑھ کر کہا

"ڈیڈ... یہ صرف ایک جاب کا مسئلہ نہیں ہے... یہ ایک کردار کی عزت کا معاملہ ہے...۔آپ کیسے اسے ثبوت کے بغیر ہی نکال رہے ہیں ؟یہ بات تو آپ بھی جانتے ہیں کہ وہ چور نہیں ہے ۔

خاور نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔

"میں جانتا ہوں...۔"

URDU NOVELS MAG

بہرام نے گہری سانس لی۔

"آپ جانتے ہیں نا... وہ ایسی نہیں ہے...۔"

خاور نے اسے غور سے دیکھا۔

"ہاں ---جانتا ہوں ---"

بہرام کے اندر جیسے کچھ ٹوٹا۔

"جب جانتے ہیں... تو پھر کیوں؟ کیا وجہ ہے...؟"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

اس کا لہجہ اب سوال سے زیادہ احتجاج بن چکا تھا۔

خاور نے نظریں ہٹا لیں... پھر سخت لہجے میں کہا۔

"کیونکہ میں یہاں کا اونر ہوں... اور میرے پاس اختیار ہے..."۔

بہرام جیسے ساکت رہ گیا۔

"ڈیڈ...؟"

اس کی آواز میں حیرت تھی... اور دکھ بھی۔

I cant believe you .!!!

"آپ ایسے نہیں ہیں... آپ کیوں ایسا کر رہے ہیں...؟"

خاور نے اس کی آنکھوں میں دیکھا... اور پہلی بار ان کی آنکھوں میں بھی تھکن نظر آئی۔

"تم بھی تو ایسے نہیں تھے......"

وہ دھیرے سے بولے۔

"تو تم کیوں ایسے ہو گئے...؟"

URDU NOVELS MAG

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

یہ جملہ سیدھا بہرام کے دل میں لگا۔

چند لمحے دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔

"میں بدل گیا ہوں... مانتا ہوں... مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں غلط کو صحیح مان لوں..."۔

"اور میں بھی غلط کو صحیح نہیں مان رہا...۔"

خاور بوجھل آواز میں بولے ۔

"تو پھر یہ کیا ہے؟" بہرام نے فوراً پوچھا۔

خاور نے گہری سانس لی۔

"کبھی کبھی سچ کو بچانے کے لیے ایک قدم پیچھے ہٹنا ہوتا ہے..."۔

بہرام الجھ گیا۔

"میں سمجھا نہیں...۔"

"ہر سچ فوراً ثابت نہیں ہوتا... اور ہر سچ کو ہر جگہ رکھنا بھی ضروری نہیں ہوتا..."۔۔

بہرام کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"تو آپ اسے نکال دیں گے... صرف اس لیے کہ لوگ کیا کہیں گے...؟"۔

میں نے کبھی لوگوں کی پرواہ نہیں کی ہے بہرام --

"یہ قراۃالعین کی اپنی مرضی ہے... وہ یہاں رکنا

نہیں کرنا چاہتی..."۔

بہرام کے لبوں سے بمشکل نکلا۔

چہرہ جیسے سُن ہو گیا ہو۔

"نہیں... میں نہیں مانتا... وہ ایسا کیسے چاہے گی...؟"

اس کی آواز بلند ہو گئی۔

"آپ نے اسے نکالا ہے... اور اب آپ اسے اس کی مرضی کہہ رہے ہیں..."۔

خاور نے سر اٹھایا... ان کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی ۔

"تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو...؟"

کیا بھول بیٹھے ہو تم کس سے مخاطب ہو ؟؟؟

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"میں سچ کہہ رہا ہوں!" بہرام تقریباً چیخ اٹھا۔

"آپ ہمیشہ اپنی مرضی کرتے ہیں... آپ چاہتے ہیں کہ سب آپ کے تابع رہیں...!۔"

یہ الفاظ جیسے تیر بن کر خاور کے دل میں اتر گئے۔

ان کا چہرہ زرد پڑ گیا...۔

دکھ، ملال، رنج ---کیا نہیں تھا اس ایک لمحے میں --

باپ اور بیٹے کے درمیان صرف الفاظ نہیں...۔

سالوں کے دکھ... فاصلے... اور انا اچانک سے حملہ آور ہوئی تھی ۔

اسی لمحے دروازہ کھلا۔

ماریہ تیزی سے اندر آئیں۔

"یہ شور کیسا ہے...؟"

ان کی نظر دونوں پر پڑی... اور فضا کی کشیدگی فوراً محسوس ہو گئی۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں...؟"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

بہرام نے مڑ کر کہا۔

"مام! ڈیڈ نے قراۃالعین کو جانے پر مجبور کر دیا ہے... اور اب کہہ رہے ہیں یہ اس کی اپنی مرضی ہے...!۔"۔

ان سے پوچھیں یہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ---کیا ہر فیصلہ ان کی مرضی سے ہو گا ؟؟؟؟

ماریہ چونک گئیں۔

وہ اس کے انداز اس کے لب و لہجے پر چونکی تھیں ---کیا یہ ان کا بہرام تھا ؟؟؟؟

نہیں ---یہ تو کوئی اور ہی تھا ---یہ بہرام کیسے ہو سکتا ہے ۔

ماریہ نے خاور کی آنکھوں میں دیکھا --دونوں کی آنکھوں میں ایک ہی سوال تھا کیا یہ ہمارا بہرام ہی ہے ؟

بہرام کی آواز میں وہ تیزی تھی جو پہلے کبھی نہ تھی --

کیا یہ ان کا بہرام تھا...؟

نہیں... یہ تو کوئی اور ہی تھا...۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

انہوں نے بے اختیار خاور سکندر کی طرف دیکھا۔

دونوں کی آنکھوں میں ایک ہی سوال تھا

کیا یہ ہمارا بہرام ہی ہے؟

بہرام اب بھی رکے بغیر بول رہا تھا

"آپ دونوں نے ہمیشہ فیصلہ کیا... ہمیشہ!۔

کبھی سوچا بھی ہے کہ دوسروں پر کیا گزرتی ہے؟

وہ لڑکی... جسے آپ نے گھر دیا... پھر یوں ہی نکال دیا...؟"

"بہرام...!" خاور نے سخت لہجے میں پکارا۔

مگر وہ نہیں رکا۔

وہ قراۃالعین کی بات نہیں کر رہا تھا دراصل وہ اپنے دل کا غبار نکال رہا تھا جو اتنے دنوں سے آتش فشاں بن کر اس کے خون میں رسائییت کر گیا تھا ۔

"نہیں ڈیڈ! آج آپ سنیں گے!۔

آپ کو ہر بار حق نہیں ہے کہ آپ لوگوں کی زندگیوں کے فیصلے کریں!"۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

اور پھر یہیں پر ماریہ کی بس ہوئی ۔۔ایک زور دار تھپڑ تھا جو بہرام کے منہ پر پڑا تھا ۔

کمرے میں آواز گونجی۔

بہرام کا چہرہ ایک طرف مڑ گیا۔

وہ چند لمحے ساکت کھڑا رہا۔

خاور بھی شاک رہ گئے۔

"ماریہ...!" وہ بے اختیار چلائے۔

مگر ماریہ نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روک دیا۔

ان کی آنکھوں میں آنسو تھے... مگر لہجہ پتھر کی طرح سخت تھا ۔

آج... آج تم نے ثابت کر دیا بہرام....

کہ اگر خون میں کھوٹ آ جائے... تو لاکھ پرورش اچھی کر لی جائے... انسان اپنا اصل دکھا ہی دیتا ہے"۔

بہرام نے آہستہ سے سر اٹھایا۔

اس کی آنکھوں میں صدمہ تھا... دکھ تھا۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"مام...؟"

"نہیں!" ماریہ کی آواز کانپ گئی۔

"مجھے مام مت کہو اس وقت...۔"

جس لہجے میں تم نے اپنے باپ سے بات کی ہے... وہ میں نے تمہیں نہیں سکھایا..."۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

خاور نے آگے بڑھ کر ماریہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا...۔

مگر وہ جیسے خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

ماریہ خاموش ہو جاؤ ایسا کچھ بھی منہ سے مت کہنا جس کے بعد ساری عمر پچھتاتی رہو

خاور نہیں چاہتے تھے کہ بہرام ان دونوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے متنفر ہو جائے ۔ وہ تو ماریہ کو شاک کی صورت دیکھ رہا تھا ۔

مگر ماریہ جیسے ہوش میں نہیں تھیں۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

وہ شاک کی کیفیت میں بیٹے کو دیکھ رہی تھیں۔

"خاور... آپ اس سے پوچھیں... یہ کون ہے...؟ کون ہے یہ...؟ یہ ہمارا بیٹا نہیں ہے... یہ وہ بہرام نہیں ہے...!"۔

ان کی آواز لرز رہی تھی... آنکھوں میں آنسو بھی تھے... اور لہجے میں تلخی بھی ۔

بہرام نے ایک قدم آگے بڑھایا۔

"مام... پلیز..."۔

وہ انہیں سنبھالنا چاہتا تھا.. مگر ماریہ نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ پرے کر دیا۔

"دور رہو مجھ سے!۔"

کمرے کی فضا جیسے ایک دم منجمد ہو گئی۔

بہرام ساکت رہ گیا۔

"آخر چاہتے کیا ہو تم؟" ماریہ کی آواز اب تیز ہو گئی تھی۔

"کون سے فیصلے کیے ہیں ہم نے تمہارے لیے؟ کون سی زبردستی کی ہے ہم نے؟

کیا کیا ہے ایسا ہم دونوں نے... جس سے تمہاری زندگی برباد ہو گئی؟"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

URDU NOVELS MAG

وہ رکیں... سانسیں بے ترتیب تھیں۔

"یا پھر... کسی اور کی زندگی...؟"

بہرام نے نظریں جھکا لیں... مگر خاموش رہا۔

ماریہ نے اس کی طرف انگلی اٹھائی۔

"اگر تمہارا اشارہ وجدان اور الویرہ کے نکاح پر ہے... تو سن لو...۔

تمہارے بھائی کی اپنی مرضی شامل تھی اس میں... ہم نے کچھ مسلط نہیں کیا"!

URDU NOVELS MAG

خاور نے بیچ میں آنا چاہا۔

"ماریہ بس کرو"

"نہیں!" وہ چیخ اٹھیں۔

"آج بات پوری ہوگی!۔"

بہرام کا چہرہ یکدم سفید پڑ گیا۔

خاور نے آنکھیں بند کر لیں...۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

جیسے وہ لمحہ آ ہی گیا تھا جس سے وہ بچنا چاہتے تھے۔

موم میرا ---ایسا تو کوئی مطلب نہیں تھا --- میں تو بس۔اسے اپنی ہی آواز کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی --

تمہارا جو بھی مطلب تھا میری ایک بات کان کھول کر سن لو آئندہ میرے شوہر سے بدتمیزی کی یا اونچی آواز میں بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ---اور اگر تمھیں وجدان اور الویرا کی شادی پر اعتراض ہے تو تم اپنے باپ کے پاس واپس لوٹ سکتے ہو ہم تمہیں روکیں گے نہیں ---

بہرام ساکت کھڑا تھا--- آنکھوں میں بے یقینی، لبوں پر جمتی ہوئی شکستگی--- جیسے کسی نے اس کے وجود کی بنیادیں ہلا دی ہوں۔ ماں کے لبوں سے نکلے وہ جملے، جن میں صرف غصہ نہیں تھا بلکہ برسوں کی تھکن، اذیت اور بے بسی بھی شامل تھی--- وہ جملے تیر بن کر اس کے سینے میں پیوست ہو گئے تھے۔

"میں تو بس---"

اس کی ادھوری صفائی اب اس کے اپنے ہی کانوں میں اجنبی لگ رہی تھی۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

ماریا نے رخ پھیر لیا۔۔۔ شاید وہ بھی اپنے ہی کہے ہوئے لفظوں کے بوجھ تلے دب رہی تھیں، مگر ماں ہونے کے باوجود وہ اس لمحے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھیں۔ ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔

خاور سر تھامے بیٹھے تھے۔۔۔ دل جیسے دو حصوں میں بٹ گیا ہو ایک طرف بیٹا، دوسری طرف بیوی۔۔۔ اور دونوں کے درمیان وہ خود، بے بس، خاموش۔

وہ جانتے تھے، ماریہ غلط نہیں تھیں۔۔۔ مگر یہ سچ بھی کم اذیت ناک نہ تھا کہ ان کے بیٹے کا دل آج ٹوٹنے والا تھا۔

URDU NOVELS MAG

بہرام نے آہستہ سے نظریں جھکائیں۔۔۔ جیسے پہلی بار اسے اپنی حدوں کا احساس ہوا ہو۔۔۔

کبھی کبھی انسان وہ کر بیٹھتا ہے جو اس کے دل کی حقیقت کے بالکل خلاف ہوتا ہے۔ جب دل پر بوجھ اتنا بڑھ جائے کہ ہر سانس کے ساتھ ایک خاموش درد چبھنے لگے، جب اندر کی بے بسی اور تنہائی الفاظ بننے لگے، تب وہ اپنے قریب ترین لوگوں سے خود ہی فاصلے بنانے لگتا ہے۔ وہ لوگوں سے دور ہو جاتا ہے جو اُس کے لیے سب سے بڑی پناہ اور سکون کا سبب ہوتے ہیں، صرف اس لیے کہ دل کا زخم دکھانا اور اپنے

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

اندر کا بوجھ بانٹنا اُس کے لیے ناممکن ہو جاتا ہے۔ وہ انکار کرتا ہے، ضد دکھاتا ہے، اور کبھی کبھی ایسے الفاظ کہہ دیتا ہے جو سننے والے کے دل کو دکھا دیں، مگر حقیقت یہ ہوتی ہے کہ اُس کی خاموشی میں وہ محبت چھپی ہوتی ہے جو الفاظ میں ظاہر نہیں ہو پاتی۔

)لمحہ فکریہ(

نہ سوالِ وصل، نہ عرضِ غم، نہ حکایتیں، نہ شکایتیں۔۔

تیرے عہد میں دلِ زار کے سبھی اختیار چلے گے۔۔

بہرام خاموشی سے کمرہ چھوڑ گیا۔۔

🔥🔥

چھوٹے سے فلیٹ کی ویران دیواریں آج ثروت کو یوں گھور رہی تھیں جیسے ہر اینٹ اس کے ماضی کی گواہ ہو۔

کانپتے ہوئے ہاتھوں سے انہوں نے اپنے آنسو پونچھے، مگر یہ آنسو بھی ضدی تھے، جیسے برسوں کا حساب چکانے آئے ہوں۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"میں نے کیا کھو دیا...؟" ان کے لبوں سے بمشکل سرگوشی نکلی۔

یادوں کے در کھلتے گئے... وہ لمحے جب انہیں مان تھا، ایک چھت تھی، ایک نام تھا، ایک رشتہ تھا جو چاہے محبت سے خالی ہی سہی مگر تحفظ کا سایہ تو تھا... اور انہوں نے اسی سائے کو اپنی ہی نادانیوں سے چھین لیا۔

آج وہ شدت سے محسوس کر رہی تھیں کہ شوہر صرف محبت کا نام نہیں ہوتا، وہ ایک حصار ہوتا ہے، ایک ایسا درخت جس کی چھاؤں میں انسان خود کو محفوظ سمجھتا ہے...

اور انہوں نے وہ درخت اپنے ہی ہاتھوں کاٹ دیا تھا۔

ان کے دل میں پچھتاوے کی آگ بھڑک اٹھی

"کاش میں وقت کو لوٹا سکتی... کاش میں اپنے الفاظ، اپنی ضد، اپنی غلطیوں کو مٹا سکتی..."۔

وہ زمین پر بیٹھ گئیں ، جیسے ہمت ہی ختم ہو گئی ہو...آنکھیں بند کیں تو ماضی کے سارے منظر ایک ایک کر کے سامنے آنے لگے... ہر وہ لمحہ جب اس نے انا کو محبت پر ترجیح دی، ہر وہ بات جو انہیں نہیں کہنی چاہیے تھی... سب کچھ آج زہر بن کر ان کے اندر اتر رہا تھا۔۔ گھر کے بڑے ایک نعمت ہوتے ہیں جو غلط راستہ چلنے سے روک

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

لیتے ہیں کاش مجھے میری بہن ہی روک لیتی ۔۔۔کاش شیطان اور نفس کا غلبہ مجھ پر نہ قابض ہوتا ۔۔

وہ بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھنے لگیں ۔

یا اللہ... میں نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی" بہشت " اجاڑی ہے... مجھے معاف کر دے...۔

ان کی سسکیاں اس ویران گھر میں گونجنے لگیں

اور آج پہلی بار اپنی تنہائی کا نہیں، اپنے گناہوں کا خوف تھا... کیونکہ تنہائی تو شاید وقت کے ساتھ کم ہو جاتی ہے، مگر پچھتاوا... وہ تو روح میں گھر کر لیتا ہے... ہمیشہ کے لیے۔۔۔

URDU NOVELS MAG

🔥🔥

جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بیٹھا شاہ میر آج پہلی بار خود سے نظریں چُرا نہیں پا رہا تھا۔ دیواروں کی سیلن جیسے اس کے اندر اتر گئی ہو، اور خاموشی اس کے گناہوں کا حساب لے رہی ہو۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

وہی شاہ میر... جس کے ایک اشارے پر محفلیں سجی رہتی تھیں، آج ایک ٹوٹا ہوا انسان بن چکا تھا۔

"سب ختم ہو گیا...۔"

اس کے لبوں سے بے اختیار سرگوشی نکلی۔

پیسہ... اقتدار... اور نشہ جنہیں وہ اپنی طاقت سمجھتا تھا، دراصل وہی اس کی تباہی کا سبب بن گئے۔ آج نہ کوئی دوست تھا، نہ چاپلوس، نہ وہ لوگ جو اس کے گرد منڈلاتے تھے۔

بس ایک تنہائی تھی... اور ایک اذیت۔

اس نے سر دیوار سے ٹیک دیا، آنکھیں بند کیں تو ماضی کے در وا ہو گئے۔

حویلی...۔

وہی روشن صحن، قہقہوں کی آوازیں، بہنوں کی شوخیاں... ازلان کی ہنسی جو ہر اداسی کو مات دے دیتی تھی۔

"کتنی خوبصورت تھی زندگی...۔"

URDU NOVELS MAG

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

اس کے دل نے جیسے چیخ کر کہا۔

مگر اس نے خود اپنے ہاتھوں سے سب کچھ برباد کر دیا تھا۔

پھر ایک چہرہ ابھرا...۔

انشاء۔

اس کی آنکھوں میں وہ درد... وہ بددعائیں...۔

"اللہ تمہیں تمہارے غرور سمیت توڑ دے شاہ میر...۔"

وہ چونک کر اٹھ بیٹھا، سانس تیز ہو گئی۔

"میں نے کیا کیا...؟"

اس کی آواز کانپ گئی۔

حاشر...۔

ایک آئینہ تھا جس میں شاہ میر اپنی بدصورتی صاف دیکھ سکتا تھا۔

وہ ناانصافی... وہ ظلم... وہ سب کچھ جو اس نے صرف اپنی انا کے لیے کیا تھا۔

URDU NOVELS MAG

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، جو شاید برسوں سے قید تھے۔

"کاش...۔"

وہ لفظ اس کے گلے میں اٹک گیا۔

کاش وہ وقت واپس آ جاتا...۔

کاش وہ حویلی کے صحن میں پھر سے کھڑا ہوتا...۔

کاش وہ انشاء کی آنکھوں میں وہ نفرت کبھی نہ دیکھتا...۔

کاش وہ حاشر کے ساتھ انصاف کر دیتا...۔

مگر اب "کاش" کا کوئی مطلب نہیں تھا۔

دروازے کے باہر سپاہی کے قدموں کی آواز آئی، مگر آج شاہ میر کو کسی کی آمد یا رفت سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

وہ پہلی بار ہار گیا تھا...۔

دنیا سے نہیں...۔

خود سے۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

اور یہ ہار... سب سے بڑی سزا تھی۔

🔥🔥

ازلان اپنے کمرے میں کھڑا کھڑکی کے پار اندھیری شام کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر وہی سختی، وہی خاموش ناراضی جمی ہوئی تھی جو کئی دنوں سے صفا کے لیے دیوار بنی ہوئی تھی۔

دروازہ ہلکے سے کھلا۔

"اجازت ہے، مالک؟"

صفا کی آواز میں شرارت کی ہلکی سی جھلک تھی۔

ازلان نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔

"نہیں ہے۔"

صفا پھر بھی اندر آ گئی۔

آج وہ عام صفا نہیں تھی... ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ٹرے، اور سر پر عجیب سا دوپٹہ لپیٹا ہوا جیسے کسی ڈرامے کی ہیروئن ہو۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"حضورِ والا!۔"

وہ اچانک جھک کر بولی۔

"آپ کی ناراض رعایا، اپنی خطاؤں کی پٹاری لے کر حاضر ہے!"۔

ازلان نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا، مگر لبوں پر دبی ہنسی کو بمشکل روکا۔

"یہ کیا بے ہودگی ہے؟"

صفا نے فوراً ٹرے اس کے سامنے رکھی۔

"یہ بے ہودگی نہیں میری معذرت ہے"

ازلان نے دیکھا... ٹرے میں ایک کپ چائے، اور ایک عجیب سی چیز پڑی تھی ایک دل، جو شاید روٹی سے کاٹ کر بنایا گیا تھا۔

"یہ کیا ہے؟"

صفا سنجیدگی سے بولی

"یہ میرا دل ہے... جو آپ کی ناراضی نے توڑ دیا ہے۔"

پھر فوراً جھک کر سرگوشی کی۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"ویسے روٹی کا ہے... کھا بھی سکتے ہیں۔"

ازلان کے ہونٹ ہلے... ۔

"بہت فضول حرکت ہے۔"

"کیوں معافی مانگنا کوئی فضول حرکت تو نہیں ہوتی ۔"۔/

"جرم نمبر ایک: مالک کو غصہ دلانا۔

جرم نمبر دو: مالک کو منانے کی بار بار ناکام کوشش۔

جرم نمبر تین: مالک کو بہت زیادہ"...

وہ رکی، پھر دھیرے سے بولی،

..."پسند کرنا۔"

کمرے میں ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔

ازلان کی نظریں اس پر جم گئیں۔

صفا نے فوراً انداز بدل لیا،

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

URDU NOVELS MAG

"اور سزا کے طور پر... میں خود کو آپ کے رحم و کرم پر چھوڑتی ہوں"!

وہ ڈرامائی انداز میں آنکھیں بند کر کے کھڑی ہو گئی۔

چند لمحے گزرے...

پھر اچانک اس کے قریب قدموں کی آہٹ آئی۔

"آنکھیں کھولو۔"

صفا نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

ازلان اس کے بہت قریب کھڑا تھا... اس کے چہرے کی سختی پگھل چکی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے یہ سب کر کے تم مجھے منا لو گی؟"

اور یہ مالک کیا ہوتا ہے کبھی صاحب جی کبھی مالک جی اس سے زیادہ بیکار نام نہیں ملتے تمہیں مجھے پکارنے کے لئے ---

ازلان نے بھنوئیں اچکاتے ہوئے کہا ۔

"نام تو میں کچھ بھی رکھ لوں... مگر حقیقت تو یہی ہے نا... کہ آپ... میرے لیے... سب کچھ ہیں۔"

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

ازلان کے چہرے پر ایک لمحے کو ٹھہراؤ آیا...۔

یہ اس کی نیم رضامندی تھی... وہ ماننا چاہ رہا تھا... مگر مان کر بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جیسے وہ اسے آزمانا چاہتا ہو... پرکھنا چاہتا ہو کہ کہیں وہ پھر اسے ادھورا چھوڑ کر نہ چلی جائے۔

"آپ کو لگتا ہے میں دوبارہ چلی جاؤں گی؟"

ازلان خاموش رہا... مگر اس کی خاموشی ہی اس کا جواب تھی۔

صفا نے دھیرے سے کہا...۔

"میں نے شاید بہت غلطیاں کی ہیں... بہت سی باتیں سمجھے بغیر کہہ دی... مگر ایک بات اب سمجھ آئی ہے..."۔

وہ ایک لمحے کو رکی... جیسے الفاظ چن رہی ہو...۔

"مجھے نہیں معلوم محبت کیا ہوتی ہے... کیسی ہوتی ہے..."۔

ازلان کی نظریں اس پر جم گئیں...۔

"مگر جب آپ کو دیکھا... تو لگا... شاید محبت... آپ جیسی ہی ہوتی ہے..."۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

URDU NOVELS MAG

"کبھی سخت... کبھی خاموش... کبھی ناراض... مگر اندر سے... بہت سچی... بہت اپنی سی..."۔

"اگر محبت کا کوئی ایک چہرہ ہوتا... تو وہ آپ کا ہوتا... اور اگر اس کا کوئی نام ہوتا... تو وہ 'ازلان' ہوتا..."۔

یہ الفاظ جیسے سیدھا اس کے دل پر لگے۔

ازلان نے نظریں چرائیں... ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر آئی... مگر اس نے فوراً اسے چھپا لیا۔

"باتیں تو تم بہت اچھی کر لیتی ہو..."۔

"مگر یہ مت سمجھنا کہ تم جیت گئی ہو... ابھی بھی تمہیں بہت کچھ ثابت کرنا ہے۔"۔

صفا کے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی...۔

"میں ہر بار ثابت کروں گی... بس آپ ساتھ رہیں..."۔

ٹھیک ہے پھر جیسا میں کہوں گا تم ویسا ہی کرو گی ۔۔ٹھیک ؟؟؟

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

ازلان اسکا بہت بڑا امتحان لینے والا تھا ---

آپ حکم تو کریں صفا کر گزرے گی -----

پھر ازلان نے جو اسے کرنے کو کہا اس کے بعد صفا کو لگا وہ تو دنیا سے ہی گزر جائے گی ۔ اس کے نہ صرف چودہ طبق روشن ہوئے بلکہ دماغ کے سارے فیوز بھی بھک سے اڑ گئے ---

یہ آزمائش تو بہت بڑی تھی ---وہ کیسے کرے گی یہ ---

یہ تو سیدھا سیدھا خودکشی تھی ----وہ خوف اور التجائی نظروں سے ازلان سے رحم کی امید رکھتی ہاتھ جوڑ گئی -----

ازلان جی سیدھا سیدھا گولی کیوں نہیں مار دیتے ---

آپ جانتے ہیں یہ نا ممکن ہے ---

وہ ہار مانتے ہوئے بولی ---

ارے ہمت کرو بہادر بنو ---میں تمہارے ساتھ ہوں ---

ازلان نے اسے بھروسہ دلایا ---

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

ازلان جی اگر مجھے کچھ ہو گیا تو ؟؟؟

وہ معصومیت سے منہ لٹکا کر بولی ---

تو پھر میں تمہارا ایک مقبرہ بنواؤں گا لاہور میں ایک تو پہلے ہی ہے ایک اور ہو جائے گا ---ویسے بھی مجھے پیسوں کی سخت ضرورت ہے چلو تمہارے ذریعے ہی کما لوں گا کچھ --

وہ اس کا مذاق اڑا رہا تھا ---

تو پھر آپ اپنی بات پر قائم رہیے گا اور اگر میں نے آپ کی شرط پوری کر دی ---؟

وہ چیلنجنگ انداز میں بولی --

تو پھر میں تمہیں اسی وقت صفا سے صفا ازلان بنا دوں گا --یہ میرا تم سے وعدہ ہے -

🔥🔥

Toronto canada.

ماریا کانپتی ہوئی کھڑی تھی، اس کی نگاہیں زمین پر جم گئیں۔ دل تیزی سے دھڑک رہا تھا، مگر الفاظ زبان تک نہ پہنچ رہے تھے۔

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

"یہ کیا حماقت تھی ماریا؟ یہ کیا بول چکی ہو تم اپنے بیٹے کو؟ تمہیں اندازہ بھی ہے کہ تم اس کا کس قدر دل دکھا چکی ہو؟ تمہیں یہ سب کچھ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ہم باپ بیٹے کا معاملہ تھا۔ ٹھیک ہے جو بھی تھا میں اسے سنبھال لیتا، مگر اتنے سخت الفاظ؟ تمہاری زبان کب سے اتنی تیکھی تلوار بن گئی؟"

ماریا نے ہلکی سی سانس لی، اور اپنی خاموشی میں خود کو ملامت کرنے لگی۔ ہر لفظ جیسے اس کے دل پر چھرا سا گھونپ رہا تھا، مگر وہ جانتی تھی کہ بہرام کی محبت اور فکر اس کی باتوں کے پیچھے چھپی ہے۔

"وہ آپ سے بدتمیزی کر رہا تھا، آپ کو آنکھیں دکھا رہا تھا... میری ماؤں جیسی محبت سے بھی زیادہ قیمتی ہے میرے شوہر کی عزت۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ میرے سامنے کوئی آپ سے اونچی آواز میں بات کرے۔"

ماریہ بات تو خاور سے کر رہی تھیں مگر ان کی نظریں اسی دروازے پر ٹکی تھی جہاں سے بہرام ابھی ابھی باہر گیا تھا ماں تھی نا کیا کرتیں --

اس کا انجام جانتی ہوں ماریہ وہ واپس بھی لوٹ سکتا ہے پھر کیا کرو گی تم اس کے بغیر ؟

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com

ماریہ نے سانس لیا اور دل میں ایک گہرا عزم باندھا۔

"اب مجھے بہرام کو دیکھنا ہے... اور جاننا ہے کہ وہ کسی فوقیت دے گا... اپنے اس باپ کو، جس نے اسے اپنانے تک سے انکار کر دیا... یا اپنے اس باپ کو، جس نے اسے انسانیت، محبت اور اچھی تربیت سکھائی..."۔

آپ کی عزت کے آگے میری ممتا بھی قربان ہے خاور ---!۔

جاری ہے---

URDU NOVELS MAG

Posted On: https://urdunovelsmag.com
Email: info@urdunovelsmag.com